© rasailojaraid.com

تبصرے

ابوالکلام آزاد مرتبہ عبداللہ صاحب بٹ تقطیع متوسط ضخامت ۲۳۶ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہترین قیمت عہ رپتہ :- قومی کتب خانہ لاہور۔

مولانا ابوالکلام آزاد اپنے علم وفضل غیر معمولی ذکاوت وفطانت اور گوناگوں کمالات کے باعث ہندوستان کی نہایت ہی محترم اور قابل قدر شخصیت ہیں۔ وہ ایک طرف مذہبیات کے متبحر عالم اور قرآن مجید کے مترجم ومفسر ہیں۔ اور دوسری جانب سیاسیات حاضرہ اور عہد حاضر کے علمی اور سیاسی رحجانات سے پوری طرح باخبر بلکہ ان کا عملی تجربہ رکھتے ہیں وہ اردو کے سحر طراز انشاپرداز بھی ہیں اور عربی کے بہترین ادیب بھی۔ ان کی تقریر میں بلا کا جادو ہے اور باتوں میں غضب کی فصاحت وبلاغت۔ پھر قوم پرستی کے جرم میں بارہا نظر بند ہوئے اور اسیر زنداں بھی۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نئی نسل کے مسلمان نوجوانوں میں دینی اور سیاسی بیداری کی روح پھونکنے میں مولانا ابوالکلام کی تحریروں اور تقریروں کو بہت بڑا دخل ہے۔ اس بنا پر یہ طبقہ مولانا کا جتنا ممنون ہو کم ہے۔ عبداللہ بٹ صاحب نے غالباً اسی جذبہ تشکر کے زیر اثر یہ کتاب مرتب کی ہے جس میں ہندوستان کے مختلف ارباب علم وفضل اور اصحاب سیاست نے اپنے اپنے نقطۂ نظر سے مولانا کو خراج تحسین پیش کیا ہے اس مجموعہ میں جتنے مضامین شامل ہیں یوں تو سب ہی مفید ہیں اور ان سے مولانا کی عظیم الشان شخصیت کے کسی نہ کسی گوشہ پر روشنی پڑتی ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک مولانا سید سلیمان ندوی کا مختصر سا مقالہ "یوسف ثانی" اس سلسلہ میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ جس کے آخر میں فاضل مقالہ نگار مولانا ابوالکلام کی نسبت لکھتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

"ان سطروں کے لکھتے وقت مجھ کو یہ دھوکا ہو رہا ہے کہ کیا میں خود ابنِ تیمیہ اور ابنِ قیم یا شمس الائمہ سرخسی اور امیہ بن عبد العزیز اندلسی کے حالات تو نہیں لکھ رہا ہوں۔"

سید صاحب نے مولانا ابوالکلام کی نسبت یہ الفاظ عرصہ ہوا غالباً معارف میں لکھے تھے، معلوم نہیں اتنی مدت گذرنے کے بعد سید صاحب کے لئے یہ دھوکا دھوکا ہی رہا یا ایک حقیقت بنکر سامنے آگیا" واللہ اعلم ۔ بہرحال کتاب دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

ہم کیسے پڑھائیں (از سلامت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی (علیگ) تقطیع خورد ضخامت ۲۲۴ صفحات طباعت وکتابت بہتر قیمت مجلد عہ پتہ مکتبہ جامعہ دہلی۔

قومی تعلیم کے مسئلہ پر غور کرنے کے سلسلہ میں دو سوال بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ایک یہ کہ "ہم کیا پڑھائیں" دوسرا یہ کہ "ہم کیسے پڑھائیں" اربابِ فکر دونوں سوالوں پر غور کر رہے ہیں اور آج کل ان کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی موضوع سے متعلق ہے جس میں فاضل مصنف نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں تعلیم کا مقصد وغیرہ بتا کر تعلیمی مواد کے انتخاب کی ترتیب اور باہمی ربط کے اصول سے بحث کی ہے۔ پھر یہ بتایا ہے کہ ان معلومات کے اخذ وقبول کے لئے بچوں کے ذہن کو کس طرح آمادہ کیا جائے۔ اس کے بعد پڑھانے کے مختلف طریقوں کا بیان باہمی مقابلہ اور ان پر تبصرہ ہے۔ کتاب اگرچہ بقامت کہتر ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ موضوعِ بحث کے کسی گوشہ کو تشنہ نہیں رکھا گیا۔ مصنف نے کتاب لکھتے وقت انگلینڈ اور امریکہ کے جن ماہرینِ تعلیم کی کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ ہر باب کے آخر میں ان کا حوالہ بھی دیدیا ہے۔ مدرسین اور اساتذہ کے لئے اس کتاب کا افادہ ظاہر ہے ہی۔ جو لوگ تعلیم سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کو بھی اس کا مطالعہ از بس مفید اور باعث دلچسپی ہوگا۔

پودوں کی کہانی (از پروفیسر محمد سعید [illegible] صاحب۔ تقطیع خورد ضخامت ۴۰ صفحات کتابت وطباعت